Date:

نام : مریم مجید

اسلام کا معنی اور مفہوم:

اسلام عربی زبان کے لفظ سے نکلا ہے جس کے معنی 'امن' کے ہیں۔ اسلام کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے، سر تسلیم خم کرنے اور مکمل سپردگی کے ہیں۔ اس کے دوسرے لفظی معنی امن، سلامتی اور آشتی کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:- اسلام کے اصطلاحی معنی اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسلام نے دہشت اور ظلم کے خاتمے کے لیے جہاد کا تصور پیش کیا۔

(ii) اپنی خواہشات کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دینا بھی اسلام کہلاتا ہے۔

شریعت کی روسے:- اپنی مرضی سے اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا ہے اور اپنی مرضی سے اپنی خواہشات کو اللہ کی مرضی کے تابعی تابع کرنا ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ اسلام میں جبر کی کوئی جگہ نہیں ہے: سورۃ البقرۃ (2:256)

"دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں"

اللہ تعالی نے دین کے معاملے میں ہر انسان کو مکمل آزادی دی ہے۔ سورۃ الکافرون (30:6)

"تمہارا دین تمہارے لیے اور میرا دین میرے لیے"

اسلام وہ دین ہے جو خدا کی حاکمیت کی بنیاد پر ایک پورا ضابطۂ زندگی پیش کرتا ہے اور انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ

Date: ______

اسے قبول کرے اور اس کی پیروی کرے کیونکہ خدا کے قانون کے آگے جھکنا اور اس کی اطاعت کرنے کا نام اسلام ہے۔ اور اس میں یہ حقیقت بھی پوشیدہ ہے کہ خدا کی بندگی اور اطاعت کے نتیجے میں زندگی کا جو نقشہ ابھرے گا وہ امن، سلامتی اور آشتی کی نعمتوں سے مالا مال ہوگا۔

علامہ اقبال "اسلامی ثقافت کی روح" پر گفتگو کرتے ہوئے محدود مذہبی نقطۂ نظر اور اسلام کے انقلابی نقطۂ نظر کا فرق بڑی خوبی سے واضح کرتے ہیں۔ ایک صوفی بزرگ واقعۂ معراج کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں۔

"محمد عربی ﷺ آخری آسمان پر آگئے۔ قسم خدا کی اگر میں (اس معرفت و بلندی پر) گیا ہوتا تو کبھی واپس نہ آتا۔"

اسلام کی نمایاں خصوصیات:

(1) اسلام میں توحید کا منفرد تصور:

اسلام میں توحید کا منفرد تصور ملتا ہے۔ ہمارے تمام عقائد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہیں۔ پورا دین اسلام اللہ تعالیٰ کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

"اسلام ایک قلعے کی مانند ہے۔ اس قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے۔"

سورۃ اخلاص میں توحید کا منفرد تصور ملتا ہے۔ سورۃ اخلاص کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (30:1)

"کہہ دو کہ اللہ ایک ہے"

Date: __________

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرت النبی میں کہتے ہیں کہ ہ پیغمبر نے ارشاد فرمایا

توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔

الہامی نظام حیات:

اسلام ایک ایسا نظام حیات پیش کرتا ہے جو محض عقل انسانی کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ ربانی ہدایت پر مبنی ہے۔ اسلام کسی انسان کے ذہن کی تخلیق نہیں بلکہ اسی خالق کی طرف سے آیا ہوا نظام حیات ہے جس نے زمین و آسمان اور خود انسان کو پیدا کیا ہے اور جو ماضی، حال اور مستقبل سے بخوبی واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کی مادی اور جسمانی ضروریات کی تکمیل کا سامان کیا ہے وہیں اس کی روحانی، اخلاقی اور تمدنی ضروریات کی تکمیل کا بھی پورا خیال رکھا ہے۔ قرآن میں اس کو اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان کہا گیا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان کیا ہے کہ ان میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیا جو انہیں آیات پڑھ کر سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی علم دیتا ہے" (آل عمران - ۱۶۴)

الہامی ہدایت کا دعویٰ تو تمام مذاہب کرتے ہیں لیکن موجودہ دور میں اسلام کے سوا کسی الہامی مذہب کی تعلیمات محفوظ نہیں، کچھ تو اس وجہ سے کہ وہ مذاہب اس زمانے کے ہیں جب تحریر کے ذریعے چیزیں محفوظ نہ ہو سکتی تھیں اور کچھ اس وجہ سے کہ بعد میں ان مذاہب کے پیروؤں نے ان بے شمار تبدیلیاں کر دیں

Date:

اور اپنی من مانی چیزیں داخل کر دیں۔ ان میں سے کوئی مذہب اپنی اصل میں محفوظ نہیں، اس بنا پر در حقیقت اسلام موجودہ دنیا کا واحد الہامی مذہب ہے۔

ایک مکمل ضابطہ حیات:

- اسلام ایک مکمل اور نہایت منظم ضابطہ ہے۔
- اکثر یہ بات / غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ مذہب انسان کا شخصی اور انفرادی معاملہ ہے۔ دوسرے مذاہب کے معاملے میں تو یہ بات صحیح ہو سکتی ہے لیکن اسلام ان معنوں میں مذہب نہیں۔

قرآن میں اسلام کو مکمل ضابطۂ ہدایت اور اس اعتبار سے اسلام کو محض نماز روزہ تک محدود کر دینا صحیح نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں فرمایا:

"اے اہل ایمان! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو"۔

ایمان اور نفس کی اصلاح:

اسلام کی ایک اور بڑی خوبی ایمان ہے، ایمان خدا پر، اس کے رسولوں پر اور زندگی کے بعد موت پر۔ یہی ایمان اس کی فکری اور فلسفیانہ بنیاد ہے۔ اسلام کا نظریۂ حیات، انسان کے شعور اور آزادی کے اعتراف پر مبنی ہے۔ اس بناء اس کا آغاز ایمان ہے۔

خدا کی ہدایت سے ہٹ کر جتنے بھی فلسفے وضع کیے گئے ہیں ان کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ انسانی زندگی میں محض خارج کی تبدیلی سے انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ اس کے برخلاف اسلام بنیاد کی تعمیر

Date:

پر زیادہ زور دیتا ہے۔ وہ دل و دماغ سے غیر اللّٰہ کی عقیدت و محبت ختم کر کے ایمان کو خدا کے لیے خالص کر لیتا ہے۔

مکمل توازن:

اسلام زندگی کے مختلف پہلوؤں کے درمیان ایک حسین توازن پایا جاتا ہے۔ تاریخ کے طالب علم اس بات سے واقف ہیں کہ دنیا میں فکر، فلسفی اور ~~مصا~~ مصلح تو ہزاروں لاکھوں ہوئے ہیں لیکن ان کی تعلیمات میں ایک رخا پن ہے۔ کسی نے روحانی پہلو پر زیادہ زور دیا ہے تو مادی پہلو کو نظر انداز کر دیا اور کسی نے مادی پہلو پر توجہ صرف کی ہے تو اخلاقی پہلو کو چھوڑ دیا۔

نظری حیثیت سے اگر غور کیا جائے تو توازن کا مسئلہ ہے بھی بڑا نازک اور پیچیدہ۔ انسان میں اتنی جبلتیں اور محرکات کارفرما ہیں وہ ایک دوسرے سے اس طرح متصادم اور ~~متنا~~ متناقض ہیں کہ وہ ان کے درمیان حقیقی توازن قائم نہیں کر سکتا

اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ہم نے اپنے رسول واضح نشانیاں دے کر بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب (قانونِ حیات) اور میزان (عدل) نازل کیا تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں" (الحدید۔ ۲۵)

حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، عائلی زندگی بھی گزارتا ہوں، اس اللّٰہ سے ڈرو۔ ~~تما~~

Date: ____________

"تمہارے نفس کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم
پر حق ہے، تمہارے اہل و عیال کا تم پر حق ہے۔
تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے۔ ہر حق اس کے حق
دار کو ادا کرو (میری ہدایت یہ ہے کہ) روزہ بھی
رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھا کرو اور سویا
بھی کرو"

اس طرح اسلام نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے درمیان
حسین ترین توازن قائم کیا۔